

أَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتْرُكُمُ أَعْمَالِكُمْ ﴿۲۵﴾ إِنَّمَا الْحَيَاةُ

تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا اور دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أَجْرَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ

تو یہی کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال

أَمْوَالِكُمْ ﴿۲۶﴾ إِنْ يَسْأَلُكُمْ هَا فَيُحْفِكُمْ تَبَخَّرُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿۲۷﴾

نہ مانگے گا اور اگر انہیں اس سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمہارے دلوں کے میل ظاہر کر دے گا

هَآئِنْتُمْ هُوَآءِ تَدْعُونَ لِنُفْسِكُمْ أَفِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَبِمَنْ مِّنْ يَّبْخُلُ ج

ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور تم میں کوئی بخل کرتا ہے

وَمَنْ يَّبْخُلْ فَإِنَّمَا يَبْخُلْ عَنِ نَفْسِهِ ۗ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ج

اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور

وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿۲۸﴾ ع

اور اگر تم منہ پھيرو کرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لگا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے

﴿ آیاتھا ۲۹ ﴾ ﴿ سُوْرَةُ الْفَصْحِ مَدِيْنَةُ ۱۱ ﴾ ﴿ مَرْكُوعَاتُهَا ۴ ﴾

سورہ فتح مدنیہ ہے، اس میں اسی آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۚ لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِكَ

بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ تمہارے سب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے

یہ آیت منسوخ ہے اور آیت "وَإِنِّي جَسَّعُ الْخَوَافِ" اس کی تائید اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور دونوں آیتیں دو مختلف وقتوں اور مختلف حالتوں میں نازل ہوئیں اور

ایک قول یہ ہے کہ آیت "وَإِنِّي جَسَّعُ الْخَوَافِ" کا حکم ایک مہینے کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عند الضرورت جبکہ مسلمان

ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کر سکیں۔ اور تمہیں اعمال کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا۔ ۹۲ نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ نافع نہیں۔ ۹۳ ہاں

راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دے گا تاکہ تمہیں اس کا ثواب ملے۔ ۹۴ یعنی انموال کو ۹۵ جہاں خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے۔ ۹۶ صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے

میں۔ ۹۷ تمہارے صدقات اور طاعات سے ۹۸ اس کے فضل و رحمت کے۔ ۹۹ اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت سے ۱۰۰ بلکہ نہایت مطیع و فرمانبردار

ہوں گے۔ ۱۰۱ سورہ فتح مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اسی آیتیں پانچ سو اسی حرف کے دو ہزار پانچ سو اسی حرف ہیں۔ ۱۰۲ شان نزول: "إِنَّا فَتَحْنَا" صدیقیہ سے واپس

ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اس کے نازل ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارکبادیں دیں۔ (بخاری و مسلم و ترمذی) صدیقیہ ایک

وَمَا تَأْخِرُ وَيَتِمُّ نِعْمَتُهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝۲

اور تمہارے پچھلوں کے فائدے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے گا اور تمہیں سیدھی راہ دکھائے گا اور

يُنْصِرُكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝۳ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ

اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے گا وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں

الْمُؤْمِنِينَ لِيَزِدُوا إِيمَانًا مَعَ إِيْمَانِهِمْ ۝۴ وَ لِلَّهِ جُنُودُ السَّمَوَاتِ

اطمینان آتا تاکہ انھیں یقین پر یقین بڑھے گا اور اللہ ہی کی ملک میں تمام لشکر آسمانوں

وَالْأَرْضِ ۝۵ وَ كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝۶ لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَ

اور زمین کے فائدے اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ ایمان والے مردوں اور

کنواں سے مکہ مکرمہ کے نزدیک مختصر واقعہ یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، کوئی طلق کئے ہوئے (یعنی سرمنڈائے) کوئی قصر کئے ہوئے (یعنی بال کم کرائے ہوئے) اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے، کعبہ کی کنجی لی، طواف فرمایا، عمرہ کیا۔ اصحاب کو اس خواب کی خبر دی، سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو اصحاب کے ساتھ کیم ذی القعدہ ۱۹ھ ہجری کو روانہ ہو گئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی۔ بعض اصحاب نے ”جحفہ“ سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہو گیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو آنکشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا وضو کئے جب مقام عثمان میں پہنچے تو خیر آئی کہ کفار قریش بڑے سرو سامان کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہنچے تو اس کا پانی شہم ہو گیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدیدی تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کونکوں میں گلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلا یا یہاں کفار قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لیے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کے لیے تشریف لائے ہیں، جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انہیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول (مالدار) شخص تھے تحقیق حال کے لیے بھیجا انہوں آ کر دیکھا کہ حضور دست مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کے لیے غسالہ (ہاتھوں کا دھوون) شریف حاصل کرنے کے لیے لوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کو وہ حاصل ہو جاتا ہے وہ اپنے چہروں اور بدن پر برکت کے لیے ملتا ہے کوئی بال جسم اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احياناً (کبھی) جدا ہوا تو صحابہ اس کو بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہو جاتے ہیں حضور کے ادب و تقسیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا۔ عروہ نے قریش سے جا کر یہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں بادشاہان فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ان کے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کے مقابل کا میاب نہ ہو سکو گے۔ قریش نے کہا: ایسی بات مت کہو ہم اس سال انہیں واپس کر دیں گے وہ اگلے سال آئیں۔ عروہ نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے یہ کہہ کر وہ مع اپنے ہمراہوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں مشرف باسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور ان کے اہل الرائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کر لیں۔ چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور سال آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لیے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحات اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر ان کے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے۔ (خازن و روح البیان) ۱۔ اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے۔ (خازن و روح البیان) ۲۔ دنیوی بھی اور اخروی بھی ۳۔ تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں۔ (بیضاوی) ۴۔ دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کر کے۔ ۵۔ فک اور باوجود عقیدہ راستہ کے اطمینان نفس حاصل ہو۔ ۶۔ وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان وزمین کے لشکروں سے یا تو آسمان اور زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات۔ ۷۔ اس نے مؤمنین کے دلوں کی تسکین اور وعدہ فتح و نصرت اس لیے فرمایا۔

الْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفَّرُ عَنْهُمْ

ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں اور ان کی بُرائیاں

سَيِّئَاتِهِمْ ۖ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ قَوْلًا عَظِيمًا ۝۵ وَيُعَذِّبُ الْمُنْفِقِينَ

اُن سے اُتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے منافق مردوں

وَالْمُنْفِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّالِمِينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر بُرا گمان رکھتے ہیں

عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ

اُنہیں پر ہے بُری گروش و لعنہ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار فرمایا

وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝۶ وَاللَّهُ جُنُودَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ

اور وہ کیا ہی بُرا انجام ہے اور اللہ ہی کی ملک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۷ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝۸

عزت و حکمت والا ہے بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر وک اور خوشی اور ڈر سنانا وک

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۖ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَسْ

تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی

أَصِيلًا ۝۹ إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ۖ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ

پاکی یلو وک وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وک وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں وک ان کے ہاتھوں پر وک

أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ ۚ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا وک اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے

وَكَلَّ كَذَبًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝۱۰ وَاللَّهُ يَخْتَارُ ۚ وَإِنَّمَا يَأْتِي السُّرْمَةَ وَمَنْعَ الْكَلْبِ

وک اپنی امت کے اعمال و احوال کا تا کہ روز قیامت ان کی گواہی دو۔ وک یعنی مومنین مقررین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذاب دوزخ کا

ذُرْسَاتَا ۚ وَاللَّهُ صَبِيحٌ مِّنْ عَشِيرَتِ لُقَيْمِ بْنِ عَدِيٍّ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَارُ ۚ وَإِنَّمَا يَأْتِي السُّرْمَةَ وَمَنْعَ الْكَلْبِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی۔ وک کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت

اللَّهُ تَعَالَىٰ كِىٰ اطَاعَتِهِ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَارُ ۚ وَإِنَّمَا يَأْتِي السُّرْمَةَ وَمَنْعَ الْكَلْبِ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَارُ ۚ وَإِنَّمَا يَأْتِي السُّرْمَةَ وَمَنْعَ الْكَلْبِ

اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ وک جن سے انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ وک اس عہد توڑنے کا وبال

اسی پر پڑے گا۔

ع ۹

عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۱۰ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنْ

اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اُسے بڑا ثواب دے گا وہ اب تم سے کہیں گے جو گنوار (دیہاتی) پیچھے رہ

الْأَعْرَابِ شَغَلْتْنَا أَمْوَالَنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِالسِّنْتِهِمْ

گئے تھے وہ کہہ میں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا وہ اب حضور ہماری مغفرت چاہیں وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں

مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ طُ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ

جو اُن کے دلوں میں نہیں ہے تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کے تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ تمہارا بُرا

ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ط بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۱۱ بَلْ

چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے بلکہ

ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ

تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز گھروں کو واپس نہ آئیں گے وہ اور اسی کو

ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ۱۲ وَمَنْ لَمْ

اپنے دلوں میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے بُرا گمان کیا وہ اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے وہ اور جو

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۱۳ وَ لِلَّهِ مُلْكُ

ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر وہ تو بے شک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ط وَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے وہ اور

كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۱۴ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے وہ جب تم غنیمتیں

۱۰ یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت۔ وہ قبیلہ غفار و مُزَيْنَتہ و جُھَيْنَتہ و اشْجَع و اسلم کے جبکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سال

حدیبیہ بیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گاؤں والے اور اہل بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رکے باوجود یکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قریشاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا پارہا اور وہ کام کا

حیلہ کر کے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچ کر نہ آئیں گے سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جبکہ مدد الہی سے معاملہ ان

کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انہیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے۔ وہ کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خیر گیران نہ تھا اس

لیے ہم قاصر ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے۔ وہ یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں۔ وہ دشمن ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں

گے۔ وہ کفر و فساد کے ثواب کا اور وعدہ الہی کے پورا نہ ہونے کا۔ وہ عذاب الہی کے مستحق۔ وہ اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول

مَغَانِمٍ لِّتَأْخُذُوا هَٰذِهِمْ وَتَتَّبِعَكُمْ ۚ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ ۗ

لینے چلوئے تو ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دوئے وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں

قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُولُونَ بَلْ

تم فرماؤ ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے

تَحْسُدُونََنَا ۗ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ اِلَّا قَلِيْلًا ۗ ۝۱۵ قُلْ لِلّٰهِ خَلْفَيْنِ ۗ

تم ہم سے جلتے ہو بلکہ وہ بات نہ سمجھتے تھے مگر تھوڑی دلت ان پیچھے رہ گئے ہوتے

الْاَعْرَابِ سَتُدْعُونَ اِلٰى قَوْمٍ اُولٰٓئِىْ باسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ

گنواروں سے فرماؤئے عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے

يَسْلُبُوْنَ ۗ فَاِنْ تُطِيعُوْا يُوْتِكُمْ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۗ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا

وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا

تَوَلَّيْتُمْ ۗ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۗ ۝۱۶ لَيْسَ عَلٰى الْاَعْمٰى حَرْجٌ

پہلے پھر گئے تھے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا اندھے پر سنجی نہیں

وَلَا عَلٰى الْاَعْرَجِ حَرْجٌ ۗ وَلَا عَلٰى الْمَرِيْضِ حَرْجٌ ۗ وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَ

اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر مواخذہ اور جو اللہ اور اس کے

پرایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے۔ ۱۵۔ یہ سب اس کی مشیت و حکمت پر ہے۔ ۱۶۔ جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اسے ایمان

والو اوفات خیبر کی اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی نعمتیں حدیبیہ

میں حاضر ہونے والوں کے لیے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کے خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انہوں نے طمع قیمت کہا

۱۷۔ یعنی ہم بھی خیبر کو تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ۱۸۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا وعدہ جو اہل حدیبیہ کے لیے فرمایا تھا کہ خیبر کی

قیمت خاص ان کے لیے ہے۔ ۱۹۔ یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے۔ ۲۰۔ اور یہ گوارا نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ نعمتیں پائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۲۱۔ دین کی یعنی محض دنیا کی حتیٰ کہ ان کا زبانی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امور آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے۔ (جمل) ۲۲۔ جو مختلف قبائل کے لوگ

ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جن کے تابع ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں انہیں آزمائش میں ڈالنا منظور

ہے تاکہ تابع وغیر تابع میں فرق ہو جائے اس لیے حکم ہوا کہ ان سے فرما دیجئے ۲۳۔ اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسلمہ کذاب کی قوم کے لوگ

ہیں وہ مدہ اور ہیں جن سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کے لیے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی۔ ۲۴۔ مسئلہ: یہ آیت شجین جلیلین حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی

دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا۔ ۲۵۔ حدیبیہ کے موقع پر جنگ جہاد سے رہ جانے میں۔ شان نزول: جب

اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپانچ و صاحب عذر تھے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل

ہوئی۔ ۲۶۔ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کے لیے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اس کے حملہ سے بچنے

رَسُولُهُ يَدْخُلُهُ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَنْ يَتَوَلَّ

رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائے گا

يُعَذِّبُهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۱۷ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ

اسے دردناک عذاب فرمائے گا بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس بیڑ کے نیچے

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ

تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے وہ ان پر اطمینان اتارا اور

فَتْحًا قَرِيبًا ۱۸ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيمًا

انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا اور بہت سی غنیمتیں انہیں جن کو لیں اور اللہ عزت و

حَكِيمًا ۱۹ وَعَدَّكُمْ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَلَ لَكُمْ هَذِهِ

حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لوگ اسے جلد عطا فرما دی

اور بھاگنے کی، انہیں کے حکم میں داخل ہیں۔ وہ بڑھے ضعیف جنہیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنہیں دمہ اور کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور

انہیں چلانا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ

رکھنا یا ایسے اشغال ضروری جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جس کی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوا کوئی اس کا انجام دینے والا

نہیں۔ ۱۷ طاعت سے اعراض کرے گا اور کفر و نفاق پر رہے گا۔ ۱۸ حد بیہ میں۔ چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الہی کی بشارت دی گئی اس لیے اس

بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب یا سبب ظاہر یہ پیش آیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حد بیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

اشراف قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کے لیے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ

جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلا دیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائے گا۔ قریش

اس بات پر متفق رہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظمہ کا طواف

کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں

نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہنچے اور طواف سے شرف ہوئے۔ حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ ہمارے بغیر طواف نہ

کریں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسب حکم فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ

عنه کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں ”سمرہ“ کہتے ہیں حضور نے اپنا پایاں

دست مبارک داسنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا: یا رب! عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے اور تیرے

رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ شہید نہیں ہوئے جیسی تو ان کی بیعت لی شریکین اس بیعت کا حال سن کر خائف ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج دیا۔ حدیث

شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم

شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپید (ناپید) کر دیا سال آئندہ صحابہ نے ہر چند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا۔ ۱۷ صدق

واخلاص و وفا۔ ۱۸ یعنی فتح خیبر کا جو حد بیہ سے واپس ہو کر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔ ۱۹ خیبر کی اور اہل خیبر کے اسوال کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

تقسیم فرمائے۔ ۱۹ اور تمہاری فتوحات ہوتی رہیں گی۔

وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ

اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے ۛ اور اس لیے کہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو ۛ اور تمہیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۚ ۲۰ ۛ وَأُخْرَى لَّمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ

سیدھی راہ دکھا دے ۛ اور ایک اور ۛ جو تمہارے بل (بس) کی نہ تھی ۛ وہ اللہ کے قبضہ

بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۚ ۲۱ ۛ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا

میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کافر تم سے لڑیں ۛ

لَوْ لَوْ الْآدُبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۚ ۲۲ ۛ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي

تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے ۛ پھر نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ

قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۚ ۲۳ ۛ وَهُوَ الَّذِي

پہلے سے چلا آتا ہے ۛ اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے

كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ

اُن کے ہاتھ ۛ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے وادی مکہ میں ۛ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو

عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۚ ۲۴ ۛ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

دے دیا تھا اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے وہ ۛ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور

صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيِ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَجَلَّهُ ۚ وَ

تمہیں مسجد حرام سے ۛ روکا اور قربانی کے جانور رُکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ۛ اور

ۛ کہ وہ خانقہ ہو کر تمہارے اہل و عیال کو ضرر نہ پہنچا سکے۔ اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کے لیے روانہ ہوئے تو اہل خیبر کے حلیف بنی اسدو

عطفان نے چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کے اہل و عیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان کے ہاتھ روک دیئے۔

ۛ یہ نصرت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا۔ ۛ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور کام اس پر مفوض (کے سپرد) کرنے کی جس سے بصیرت و یقین زیادہ

ہو۔ ۛ فتح ۛ مراد اس سے یا مغامہ فارس و روم (فارس و روم کی غنیمتیں) ہیں یا خیبر جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امیر کامیابی

تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول ہے کہ وہ ہرج ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی۔ ۛ یعنی اہل مکہ

یا اہل خیبر کے حلفاء اسدو و عطفان۔ ۛ مغلوب ہوں گے اور انہیں ہزیمت ہوگی۔ ۛ کہ وہ مؤمنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو مقہور (رسوا) کرتا ہے۔

ۛ یعنی کفار کے ۛ اور فتح مکہ۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ”بطن مکہ“ سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شان نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ اہل مکہ میں سے آتی ہتھیار بند جوان ”جہل تمیم“ سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اترے، مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا۔ ۛ کفار مکہ ۛ وہاں پہنچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے ۛ یعنی مقام ذبح

لَوْلَا رَجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَبُوهُمْ أَنْ تَطَّوَّهُمْ

اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں و لہذا جن کی تمہیں خبر نہیں و لہذا کہیں تم انہیں روند ڈالو و لہذا

فَتُصِيبُكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ

تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں کوئی کمروہ (ناپسندیدہ شے) پہنچے تو تم تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں

يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝۲۵

داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہو جاتے و لہذا تو ہم ضرور ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب دیتے و لہذا جب

جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَبِيَّةَ الْحَبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ

کہ کافروں نے اپنے دلوں میں آڑ (خند) رکھی وہی زمانہ جاہلیت کی آڑ و لہذا تو اللہ نے اپنا

سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَ

طمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا و لہذا اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا و لہذا اور

كَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۖ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝۲۶ لَقَدْ صَدَقَ

وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے و لہذا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے و لہذا بے شک اللہ

اللَّهُ رَسُولَهُ الرَّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب و لہذا بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ چاہے

أَمِنِينَ ۖ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ

امن و امان سے اپنے سروں کے ٹکے بال منڈاتے یا ٹکے ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں

و لہذا مکہ مکرمہ میں ہیں و لہذا تم انہیں پہچانتے نہیں و لہذا کفار سے قتال کرنے میں و لہذا یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہو جاتے۔ و لہذا تمہارے ہاتھ سے قتل

کرا کے اور تمہاری قید میں لا کر۔ و لہذا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کعبہ معظمہ سے روکا و لہذا کہ انہوں نے سال آئندہ آنے پر صلح

کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہو جاتی۔ و لہذا کلمہ تقویٰ سے مراد "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ" ہے۔ و لہذا کیونکہ اللہ تعالیٰ

نے انہیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا۔ و لہذا کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی، کوئی چیز اس سے مخفی

نہیں۔ و لہذا شان نزول: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں

پہاں داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا

کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر (طنز) کیا

ظن کئے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس کے خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا۔ چنانچہ اگلے سال ایسا

ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑے شان و شکوہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ و لہذا تمام و لہذا تھوڑے سے۔



تَعْلَبُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ

معلوم نہیں ہے تو اس سے پہلے ایک ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ہے وہی ہے جس نے اپنے رسول کو

بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے ہے اور اللہ کافی ہے

شَهِيدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ

گواہ ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے ہیں کافروں پر سخت ہیں ہے

رُحَمَاءَ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا

اور آپس میں نرم دل ہے تو انہیں دیکھیں گے رکوع کرتے سجدے میں گرتے ہے اللہ کا فضل و رضا چاہتے

سَيِّئَاتِهِمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۗ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۗ وَ

ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے ہے یہ ان کی صفت تورات میں ہے اور

مَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۗ كَزُرْعٍ أَخْرَجَ شِطَّهٗا فَازْرَأَهٗ فَاسْتَعْظَمَ

ان کی صفت انجیل میں ہے جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا بیجا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دیز ہوئی

فَاسْتَوَىٰ عَلَى سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَّ اللَّهُ

پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا

ہے یعنی یہ کہ تمہارا دھل ہونا اگلے سال سے اور تم اسی سال سمجھتے اور تمہارے لیے یہ تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ

گئے۔ ہے یعنی فتح حرم سے قبل ہے فتح خیبر فتح موعود (وعدہ کی گئی فتح) کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اس کے بعد جب اگلا

سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور کی خواب کا جلوہ دکھلایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ہے خواہ وہ شکرین کے دین ہوں یا اہل کتاب

کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمادیا۔ ہے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا

ہے: ہے اصحاب کے جیسا کہ شہر شکار پر اور صحابہ کا تعداد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ ان کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو

جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے۔ (مدارک) ہے ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسے کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس

حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معاف کرے۔ ہے کثرت سے نمازیں پڑھتے نمازوں پر مداومت کرتے۔ ہے اور

یہ علامت وہ نور ہے جو روز قیامت ان کے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سجدے کئے ہیں اور یہ بھی

کہا گیا ہے کہ ان کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہ شب چہارہ ہم (چودھویں رات کے چاند) کی طرح چمکتا دکھتا ہوگا۔ عطاء کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے

ان کے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اس کا چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ

گردگان بھی سجدہ کی علامت ہے۔ ہے یہ مذکور ہے کہ ہے یہ مثال ابتداء اسلام اور اس کی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا

اٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی۔ قادیانہ کہنا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے

کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ بیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور ہیں اور اس کی شاخیں اصحاب اور مومنین۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرًا عَظِيمًا ۱۹

ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں انہیں بخشش اور بڑے ثواب کا

﴿ایاتھا ۱۸﴾ ﴿سُورَةُ الْحَجْرَاتِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۶﴾ ﴿مَرْكُوعَاتُهَا ۲﴾

سورۃ حجرات مدنیہ ہے، اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے

اللَّهُ ۱ إِنَّ اللَّهَ سَبِيْعٌ عَلِيْمٌ ۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا

ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں

أَصْوَاتِكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ

اوپر نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے بلند اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے

لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۲ إِنَّ الَّذِينَ

سامنے چلا تے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو کہ وہ جو

۱۹ صحابہ سب کے سب صاحب ایمان و عمل صالح ہیں اس لیے یہ وعدہ بھیجی سے ہے۔ ۱۰۶ سورۃ حجرات مدنیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس

کلمے اور ایک ہزار چار سو پچھتر حرف ہیں۔ ۱۰۶ یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدیم کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں نیاز مندی و آداب لازم ہیں۔ شان نزول: چند شخصوں نے عید النبی کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

پہلے قربانی کرنی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا

شروع کر دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدیم نہ کرو۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ۱۰۶ یعنی جب

حضور (بارگاہ رسالت) میں کچھ عرض کرو تو آہستہ آہستہ آواز سے عرض کرو یہی دربار رسالت کا ادب و احترام ہے۔ ۱۰۶ اس آیت میں حضور کا اجلال و اکرام و

ادب و احترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ تمہارے عمل میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات

ادب و تعظیم و تو صیف و تکریم و القاب و عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترک ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔ شان نزول: حضرت ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انہیں نکل سماعت تھا (یعنی اونچی آواز سے سنتے تھے) اور آواز

ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہل نارسے ہوں حضور

نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی، پھر آ کر حضرت ثابت

سے اس کا ذکر کیا ثابت نے کہا: یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جنبی ہو گیا۔ حضرت سعد نے یہ حال خدمت اقدس

میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہل جنت سے ہیں۔